خلاصہ دروس

کتاب المیراث (اللغة الدمشقية)

ملخص

صابر حسین سراج

یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے اور شبکہ الاماین الحسینین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

کتاب المیراث (اللمعة المشقیة)

خلاصہ دروس

استاد محترم آقائے ظفر عباس شہانی

ملخص

صابر حسین سراج

تدوین

سید محمد وجاہت عباس نقوی / سید حسن عسکری نقوی

پیشکش

S h a h a n i . n e t

جامعۃ الکوثر اسلام آباد پاکستان

﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَلَةً أَوْ امْرَأَةٌ وَوَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ بَعِيْرٍ مُّضَآئِرٍ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾ (سورہ نساء ۱۲)

"اور تمہیں اپنی بیویوں کے ترکے میں سے اگر ان کی اولاد نہ ہو نصف حصہ ملے گا اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکے میں سے چوتھائی تمہارا ہوگا، یہ تقسیم میت کی وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو انہیں تمہارے ترکے میں سے چوتھائی ملے گا اور اگر تمہاری اولاد ہو تو انہیں تمہارے ترکے میں سے آٹھواں حصہ ملے گا، یہ تقسیم تمہاری وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی اور اگر کوئی مرد یا عورت بے اولاد ہو اور والدین بھی زندہ نہ ہوں اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو بھائی اور بہن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، پس اگر بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی حصے میں شریک ہوں گے، یہ تقسیم وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی، بشرطیکہ ضرر رساں نہ ہو، یہ نصیحت اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا دانا، بردبار ہے۔"

﴿ يَسْتَفْتُونَكَ ۚ قُلِ اللَّهُ يُفْتِنُكُمْ فِي الْكَلَّةِ ۖ إِنَّ امْرَأًا هَلَكَ لَيْسَ لَهَا وَلَدٌ وَلَا أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا ۚ إِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ (سورہ نساء ۱۷۶)

"لوگ آپ سے (کلالہ کے بارے میں) دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجیے: اللہ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے: اگر کوئی مرد مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے (بھائی کے) ترکے سے نصف حصہ ملے گا اور اگر بہن (مر جائے اور اس) کی کوئی اولاد نہ ہو تو بھائی کو بہن کا پورا ترکہ ملے گا اور اگر بہنیں دو ہوں تو دونوں کو (بھائی کے) ترکے سے دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن دونوں ہیں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا، اللہ تمہارے لیے (احکام) بیان فرماتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔"

﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَئِكَ مِنْكُمْ ۚ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ (سورہ انفال ۷۵)

"اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ہمراہ جہاد کیا وہ بھی تم میں شامل ہیں اور اللہ کی کتاب میں خونی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔"

میراث کی تعریف

لغوی تعریف

میراث یا تو مفعال کے وزن پر مصدر میمی ہے اصل میں موروث تھا اور اسکی یاء واؤ سے منقلب شدہ ہے، اور اگر موروث سے مشتق ہوا ہو تو اسم ذات ہوگا۔ اور یا تو میراث ارث سے مشتق ہے (ورث میرث ارثا و ورثتہ) اس صورت میں یہ اسم معنی ہوگا۔

اصطلاحی تعریف

علماء نے دو طرح سے میراث کی تعریف کی ہے

اول۔

اگر میراث میں معنی مصدری کا لحاظ کیا جائے تو تعریف یوں کریں گے "ایک انسان کا دوسرے انسان کی موت کی وجہ سے نسب یا سبب کی بناء پر اصالتہ کچھ چیزوں کا مستحق ہونا" (اصالتہ کہہ کر ہبہ اور وصیت وغیرہ کو خارج کیا ہے)

دوم۔

اگر میراث اسم عین سے ہو یعنی موروث سے مشتق ہو تو تعریف یوں کریں گے "وہ مال جس کا انسان دوسرے کی موت سے نسب یا سبب کی بناء پر بالاصل مستحق ہوتا ہے۔"

نوٹ:- شرائع الاسلام میں اسے کتاب الفرائض سے تعبیر کیا جاتا ہے اگر اس سے فرائض معین و مفصل مراد لیں تو میراث اس سے اعم ہے بہر حال میراث کی تعبیر اولیٰ ہے۔

موجبات (اسباب) ارث

موجبات ارث دو ہیں:

۱۔ نسب ۲۔ سبب

نسبی ورثاء کی تین طبقے ہیں

طبقہ اول میت کے ماں باپ اور اولاد (اولاد کی اولاد)

طبقہ ثانیہ میت کے بھائی بہن اور اجداد

طبقہ ثالثہ میت کے اعمام و اخوال اور ان کی اولاد

قواعد میراث

قاعدہ ۱:

نسبی ورثاء میں قانون یہ ہے کہ پہلے طبقے میں سے جب تک کوئی ایک وارث بھی موجود ہو گا بعد والے طبقے وارث نہیں بن سکتے سوائے اس کے کہ ان میں کوئی مانع ارث آجائے جو لوگ بالسبب وارث بنتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں

۱۔ بالزوجیت ۲۔ بالولاء

ولاء کی تین قسمیں ہیں

۱۔ ولاء عتق ۲۔ ولاء ضامن جریرہ ۳۔ ولاء امامت

زوج اور زوجہ میں اگر کوئی مانع ارث نہ ہو تو ہر طبقے کے ساتھ شریک ہوں گے۔

موانع ارث

چھ چیزیں موانع ارث شمار کی جاتی ہیں۔

۱۔ الکفر ؛ کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا (کافر کی تمام اقسام اس میں شامل ہیں)

۲۔ القتل ؛ قاتل مقتول کا وارث نہیں بن سکتا۔

۳۔ الرق ؛ غلام کسی آزاد کا وارث نہیں بن سکتا۔

۴۔ اللعان ؛ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے یا اسکے بطن سے پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے اور اس کے پاس گواہ بھی نہ ہوں تو حاکم شرعی کے پاس میاں بیوی ایک دوسرے پر ایک خاص طریقے سے لعنت کرتے ہیں جس کے بعد وہ ایک دوسرے کے لئے حرام ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں بن سکتے۔

۵۔ الحمل ؛ یعنی جس مرحوم کی زوجہ حاملہ ہو تو وہ حمل میراث کی تقسیم سے مانع بنتا ہے کہ اس کے پیدا ہونے کا انتظار کیا جائے۔

۶۔ غیبت منقطعہ ؛ ایک شخص اس طرح غائب ہو کہ اس کی کوئی اطلاع نہ ہو لہذا اس کے بارے آگاہی تک میراث تقسیم نہیں کر سکتے۔

قاعدہ ۲:

کسی بھی شخص کا وارث وہی بن سکتا ہے کہ جو موروث کی موت کے وقت زندہ ہو۔

قاعدہ ۳:

میراث میں اقرب فالاقرب کا لحاظ ضروری ہے یعنی جب تک میت کا قریبی موجود ہے بعیدی وارث نہیں بن سکتا۔

قاعدہ ۳:

نسبی وراثہ کے ہوتے ہوئے ولاء والے وارث نہیں بن سکتے اور معتق ضامن جریرہ کے لئے اور ضامن جریرہ امام کے لئے (۱) حاجب بنتے ہیں۔

قاعدہ ۵:

ابوینی رشتہ داروں کی موجودگی میں فقط پدری رشتہ دار وارث نہیں بن سکتے۔
اہم نکتہ :: میت کے بھائی اپنی ماں کے لئے سات شرائط کے ساتھ سدس سے زیادہ لینے میں حاجب بنتے ہیں۔
۱۔ میت کا باپ موجود ہو۔

۲۔ وہ حاجب بننے والے دو یا دو سے زیادہ بھائی یا چار بہنیں ہوں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں۔

۳۔ وہ بھائی ابوینی (۲) یا پدری ہو، فقط مادری حاجب نہیں بن سکتے۔

۳۔ مانع ارث بھی موجود نہ ہو۔

۵۔ وہ بھائی پیدا ہو چکے ہوں حمل حاجب نہیں بن سکتا۔

۶۔ مورث کی موت کے وقت وہ زندہ ہوں۔

۷۔ حاجب اور محبوب میں مغایرت ہو۔

(۱) حاجب، حجب تیجب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے حجب کا معنی، پردہ کرنا، اندر آنے سے روکنا اور درمیان میں حائل ہونا ہے، یہاں حاجب سے مراد ہے مانع اور رکاوٹ بننا یعنی ایک وارث کی موجودگی دوسرے کیلئے وراثت لینے سے رکاوٹ بننے جیسے طبقہ اولیٰ والے طبقہ ثانیہ والوں کیلئے مانع ہیں، اسی طرح ابوینی صرف پدری رشتہ داروں کیلئے مانع ہیں۔

(۲) ابوینی سے مراد جو ماں باپ دونوں کی طرف سے رشتہ دار ہو جسے اردو میں سگا کہا جاتا ہے مثلاً سگا بھائی، سگی بہن،

پدری جو صرف باپ کی طرف سے رشتہ دار ہو اور مادری جو صرف ماں کی طرف سے رشتہ دار ہو۔

میراث میں جن لوگوں کا حصہ معین اور مشخص ہوتا ہے ان کو ان چھ سہام سے ہی دیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ نصف ۲۔ ربع ۳۔ ثمن ۳۔ ثلثان ۵۔ ثلث ۶۔ سدس
لہذا جن کا حصہ معین نہیں ہوتا ان کو وارث بالقرا بے کہا جاتا ہے۔

سہام اور اہل سہام

جن لوگوں کا حصہ نص قرآنی کی روشنی میں معین اور مشخص ہیں وہ درج ذیل ہیں (سہام چھ اور اہل سہام پندرہ ہیں)

۱۔ مستحق نصف چار افراد ہیں:

- ۱۔ زوج اولاد نہ ہونے کی صورت میں۔
 - ۲۔ ایک ہی بیٹی ہو تو مستحق نصف بالفریضہ اور باقی بالرد ہوگی۔
 - ۳۔ ایک ابوینی بہن ہو۔
 - ۳۔ ایک ہی پدری بہن ہو، اخت ابوینی نہ ہونے کی صورت میں۔
- یہ آخری دونوں (۳، ۳) اس صورت میں مستحق نصف ہوں گی جب ان کے ساتھ وراثت میں کوئی مذکر نہ ہو

۲۔ مستحق ربع دو افراد ہیں:

- ۱۔ زوج اولاد ہونے کی صورت میں۔
- ۲۔ زوجہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں، زوجات چاہے متعدد ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۔ مستحق ثمن ایک ہی فرد ہے۔

- ۱۔ زوجہ اولاد ہونے کی صورت میں، زوجات چاہے متعدد ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۔ مستحق ثلثان تین افراد ہیں:

- ۱۔ دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں
- ۲۔ دو یا دو سے زیادہ ابوینی بہنیں
- ۳۔ دو یا دو سے زیادہ پدری بہنیں (جب سگی بہنیں نہ ہوں تو)

۵۔ مستحق ثلث دو افراد ہیں:

- ۱۔ ماں جب اس کے لئے حاجب نہ ہوں
- ۲۔ دو مادری بھائی / دو مادری بہنیں / ایک مادری بھائی اور ایک مادری بہن

۶۔ مستحق سدس تین افراد ہیں:

- ۱۔ باپ اولاد ہونے کی صورت میں
- ۲۔ ام اولاد ہونے کی صورت میں
- ۳۔ مادری رشتہ دار اگر ایک ہی فرد ہو تو

قاعدہ ۶ :

زوج اور زوجہ کو اولاد ہونے کی صورت میں نصیب ادنیٰ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں نصیب اعلیٰ ملیں گے۔ زوج کا نصیب اعلیٰ نصف جبکہ نصیب ادنیٰ ربع ہے۔ اور زوجہ کا نصیب اعلیٰ ربع اور نصیب ادنیٰ ثمن ہے۔

اہم نکتہ:

اگر میت کے ورثا میں ایک سے زیادہ ایسے افراد موجود ہوں جن کا فریضہ معین ہو تو ہر ایک کو اسکے معین حصے کے مطابق ملے گا، چونکہ معین فریضے چھے ہیں لہذا چھے کو چھے سے ضرب دینے سے کل چھتیس صورتیں فرض ہو سکتی ہیں اس میں سے کچھ صحیح صورتیں ہیں اور کچھ ممنوع۔ چھتیس میں سے پندرہ صورتیں تکراری ہیں، باقی اکیس صورتوں میں سے آٹھ صورتیں ممنوع ہیں اور تیرہ صورتیں صحیح ہیں۔

آٹھ ممتنع صورتیں

- ۱۔ نصف مع الثلثین: کیونکہ اس سے عول لازم آتا ہے۔
- ۲۔ ربع مع ربع: کیونکہ ربع زوج کا اولاد ہونے کی صورت میں جبکہ زوجہ کا اولاد نہ ہونے کی صورت میں فریضہ ہے۔
- ۳۔ ربع مع الثمن: کیونکہ ربع زوجہ کا اولاد نہ ہونے کی صورت میں فریضہ ہے جبکہ ثمن زوجہ کا اولاد ہونے کی صورت میں فریضہ ہے، دونوں کا جمع ممکن نہیں۔
- ۴۔ ثمن مع الثمن: کیونکہ ثمن صرف زوجہ کا فریضہ ہے چاہے متعدد ہی کیوں نہ ہوں۔
- ۵۔ ثمن مع الثلث: کیونکہ ثمن زوجہ اولاد ہونے کی صورت میں حصہ ہے جبکہ ثلث ماں کا اولاد نہ ہونے کی صورت میں حصہ ہے۔
- ۶۔ ثلثین مع الثلثین: کیونکہ مرتبہ واحد میں ثلثین کے دو مستحقین کا اجتماع ممکن نہیں ہے اور اس سے عول بھی لازم آتا ہے جو کہ باطل ہے۔
- ۷۔ ثلث مع الثلث: کیونکہ دو مستحق ثلث وہی ثلثین کے مستحق ہوتے ہیں۔ علیحدہ ثلث، ثلث کے مستحق نہیں ہوتے۔
- ۸۔ ثلث مع السدس: کیونکہ ثلث ماں کا حاجب نہ ہونے کی صورت میں حصہ ہوتا ہے، جبکہ سدس ماں کا حاجب ہونے کی صورت میں حصہ ہوتا ہے۔

صحیح صورتیں

اب تیرہ صحیح صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ نصف مع النصف: ورثاء میں زوج اور ایک پدری بہن ہو۔
- ۲۔ نصف مع الربع: ورثاء میں زوجہ اور ایک پدری بہن ہو۔
- ۳۔ نصف مع الثمن: ورثاء میں زوجہ اور ایک بیٹی ہو۔
- ۴۔ نصف مع السدس: ورثاء میں زوج اور کلالہ ام میں سے ایک فرد ہو۔
- ۵۔ نصف مع الثلث: ورثاء میں زوج اور ماں ہو جبکہ اس (ماں) کے لئے کوئی حاجب بھی نہ ہو۔
- ۶۔ ربع مع الثلثین: ورثاء میں زوج اور دو بیٹیاں ہوں۔
- ۷۔ ثمن مع الثلثین: ورثاء میں زوجہ اور دو بیٹیاں ہوں۔
- ۸۔ ربع مع الثلث: ورثاء میں زوجہ اور ماں یا کلالہ ام میں سے ایک سے زیادہ فرد ہوں۔
- ۹۔ ربع مع سدس: ورثاء میں زوجہ اور کلالہ ام میں سے ایک ہو۔
- ۱۰۔ ثمن مع السدس: ورثاء میں زوجہ، احد الابوین اور ایک بیٹا ہو۔
- ۱۱۔ ثلثان مع الثلث: ورثاء میں دو پدری بہنیں اور دو مادری بھائی ہوں۔
- ۱۲۔ ثلثان مع السدس: ورثاء میں دو بیٹیاں اور احد الابوین ہو۔
- ۱۳۔ سدس مع السدس: ورثاء میں ابوین۔ اولاد کے ساتھ ہوں۔

قاعدہ ۷ :

مادری رشتہ دار اگر ایک ہو تو مستحق سدس اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو مستحق ثلث ہوں گے۔

قاعدہ ۸ :

ایک بیٹی مستحق نصف جبکہ دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں مستحق ثلثان ہوں گی۔ اسی طرح ایک بہن مستحق نصف جبکہ دو یا دو سے زیادہ بہنیں مستحق ثلثان ہوں گی۔

قاعدہ ۹ :

والدین (ماں، باپ) مرحوم کی اولاد ہونے کی صورت میں مستحق سدس ہوتے ہیں اگر مرحوم کی اولاد نہ ہو تو مرحوم کا باپ بالقربا و وارث بنتا ہے جبکہ مرحوم کی ماں حاجب نہ ہونے کی صورت میں مستحق ثلث اور حاجب ہونے کی صورت میں مستحق سدس ہوگی

قاعدہ ۱۰ :

مادری رشتہ دار ہمیشہ آپس میں مال بالسویہ تقسیم کریں گے، جبکہ ابوبینی اور پدری رشتہ دار آپس میں ﴿فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ مِثْلٍ حَظًّا﴾ (۱) کے مطابق تقسیم کرتے ہوئے مذکر کو دو برابر اور مؤنث کو ایک حصہ دینگے۔

قاعدہ ۱۱ :

اگر ورثاء میں کچھ بالقربا (۲) وارث ہوں اور کچھ بالفریضہ تو پہلے فریضہ والوں کو ان کا حصہ دیا جائے گا، اور بعد میں جو بیچ جائے گا اس سے بالقربا والوں کو حصہ ملے گا۔

(۱)۔ یہ قرآن مجید کی آیت کا ایک حصہ ہے اور باب میراث کا ایک قاعدہ کلیہ ہے کی میراث کی تقسیم میں مرد کو عورت سے دو گنا حصہ ملے گا لہذا اگر مال کے تین حصے کئے جائے تو اس میں سے دو حصے مرد کو اور ایک حصہ عورت کو دیا جائے گا۔

(۲)۔ بالقربا و وارث سے مراد جن کا حصہ معین و مشخص نہیں مثلاً بیٹا

مسئلہ تعصیب۔ (مشہور اختلافی مسئلہ)

اگر کسی میت کے ورثاء ایسے ہوں کہ ان سب کو بالفرض دینا ہو اور ان کو معین حصہ دینے کے باوجود بھی کچھ حصہ بچ جاتا ہو تو علماء امامیہ کے نزدیک بچا ہوا مال بھی انہی صاحبان فریضہ پر رد کیا جائے گا جبکہ اس مسئلہ میں اہل سنت کا نظریہ یہ ہے کہ باقی ماندہ مال میت کے دیگر ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ کتاب "المیراث" میں اس مسئلہ کو مسئلہ تعصیب کہا جاتا ہے۔ تعصیب عصبہ سے ہے اور عصبہ میت کے پدری رشتہ داروں کو کہتے ہیں۔

* البتہ کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو تو میت کے دیگر رشتہ داروں کو دیں گے۔

* بچے ہوئے مال کو ہمیشہ ان پر رد کیا جاتا ہے جن کو بالفرض ملتا ہے۔

* ابوینی اور پدری اخوة کے ہوتے ہوئے ام اور کلالہ (۱) ام پر رد نہیں ہوتا۔

قاعدہ: ۱۲

صاحبان فریضہ میں سے زوج اور زوجہ کو کبھی بالرد نہیں ملے گا سوائے ایک صورت کے، کہ میت کے ورثاء میں سے زوج / زوجہ کے علاوہ سوائے امام کے دیگر کوئی نسبی یا سببی رشتہ دار وارث نہ ہو تو ان (زوج / زوجہ) پر رد ہوگا۔ یعنی اگر زوج یا زوجہ کے ساتھ صرف امام وارث ہو تو اس صورت میں زوج / زوجہ پر رد ہو سکتا ہے۔

(۱)۔ (باب میراث میں) کلالہ ام سے مراد وہ اشخاص ہیں جو ماں کی طرف سے رشتہ دار بنتے ہیں مثلاً مادری بھائی، مادری چچا وغیرہ۔

مسئلہ عول (اختلافی مسئلہ)

اگر کسی میت کے ورثاء میں ایسے ذوی الفروض جمع ہو جائیں کہ اگر ان سب کو ان کا معین حصہ دیتے ہیں تو اصل ترکہ ان پر پورا نہیں ہوتا۔! تو قاعدہ یہ ہے کہ اصل ترکہ کو اتنا ہی رکھنا ہے لیکن کچھ لوگوں کو ان کے معین حصے سے کم دیا جائے گا (یعنی ان پر نقص لازم آئے گا) یہ بھی امامیہ و عامہ کے مابین اختلافی مسئلہ ہے۔ کتاب ارث میں اسے "مسئلۃ العول" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اہل سنت کا نظریہ یہ ہے کہ اصل ترکہ کو زیادہ کر دیں گے تاکہ کمی سب ورثاء پر برابر تقسیم ہو۔ علمائے امامیہ عول کے قائل نہیں ہیں اور فرماتے ہیں کہ سهام وہی چھ ہیں جو قرآن میں ذکر ہوئے ہیں فریضہ کم ہونے کی صورت میں بعض ورثاء کو ان کے حصہ سے کم دیا جائے گا۔

قاعدہ: ۱۳

نقص کی صورت ہمیشہ اس وقت پیش آتی ہے جب ورثاء میں زوج یا زوجہ شریک ہوں۔

قاعدہ: ۱۳

نقص پدری یا ابوینی ایک بیٹی یا دو بیٹیاں، یا ابوینی یا پدری بہنوں پر لازم آتا ہے بیٹیاں اگر بیٹوں کے ساتھ ہوں تو بالقرابہ و وارث بنیں گی اور اگر ابوین کے ساتھ ہوں تو بالفرض وارث بنیں گی۔ اسی طرح بہنیں بھائیوں کے ساتھ ہوں تو بالقرابہ اور کلالہ ام کے ساتھ ہوں تو بالفرض وارث بنیں گی

مثال

ایک مرحوم کے تین وارث ہیں۔ باپ ماں اور ایک بیٹی، میراث کیسے تقسیم ہوگی؟
باپ، مستحق سدس $\frac{1}{6}$ ماں، مستحق سدس $\frac{1}{6}$ بیٹی، مستحق نصف $\frac{1}{2}$
کل فریضہ چھ (۶) بنائیں گے

اس میں سے نصف (۳) بیٹی کو دیں گے اور ایک ایک حصہ ماں اور باپ کو دیا جائے گا۔ باقی ایک حصہ بچ جائے گا اس کو ان پر تقسیم کرنے سے کسر لازم آتا ہے لہذا ان کے سہام (۵) کو اصل فریضہ (۶) سے ضرب دیں گے۔
اب کل ترکہ (۳۰) بن گیا، اس سے اب کو (۵) اور ام کو (۵) اور بنت کو (۱۵) باقی (۵) بچ جائیں گے اس میں سے ایک باپ کو ایک ماں کو اور تین بیٹی کو دینگے۔ اور اگر ماں کے لئے حاجب ہو تو اسے بالرد نہیں ملے گا۔

اعداد کی قسمیں

اعداد کی ایک دوسرے کے ساتھ چار قسم کی نسبتیں ہوتی ہیں

۱۔ تباین

جب دو مختلف اعداد میں نسبت اس طرح سے ہو کہ اگر ان میں سے چھوٹے عدد کو بڑے عدد میں سے ایک بار یا چند بار نفی کر دیں تو آخر میں ایک بچ جائے اور ان دونوں اعداد کو ایک کے علاوہ کوئی اور عدد پورا تقسیم نہ کر دے۔ اعداد کے مابین اس طرح کی نسبت کو تباین کہتے ہیں۔ اور ان اعداد کو عددان تباینان کہا جاتا ہے۔ فرق نہیں کرتا چھوٹا عدد بڑے عدد کے نصف سے کم ہو یا زیادہ جیسے (۲ اور ۳)، (۳ اور ۴)، اور (۳ اور ۹)۔

۲۔ تماثل:

جب دو اعداد میں اس طرح کی نسبت ہو کہ وہ اعداد متساوی القدر ہوں یعنی ان کی قدر و قیمت برابر ہو تو اعداد کی اس نسبت کو تماثل کہتے ہیں۔ اور ان اعداد کو عددان ممتماثلان کہا جائے گا۔ جیسے (۳ اور ۳) اور (۲ اور ۲) اور (۳ اور ۳)۔

۳۔ توافق:

جب دو مختلف اعداد میں نسبت اس طرح سے ہو کہ ان کو ایک کے علاوہ کوئی اور عدد بھی پورا پورا تقسیم کرے اور ان میں سے چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے ایک بار یا چند بار نفی کر دیں تو آخر میں ایک سے زیادہ بچ جائے البتہ چھوٹا عدد بڑے عدد سے نصف سے زیادہ ہو اعداد میں اس طرح کی نسبت کو توافق کہا جاتا ہے۔ اور ان اعداد کو عددان متوافقان کہیں گے۔ (اس نسبت کو توافق بالمعنی الاخص بھی کہتے ہیں)

نوٹ:

جو عددان دونوں اعداد کو پورا تقسیم کرے اسی کی نسبت توافق ہو گا لہذا اگر وہ عدد ۲ ہو تو توافق بالنصف کہلائے گا جیسے (۳ اور ۶ کے مابین) اور اگر وہ عدد ۳ ہو تو توافق بالثلث کہلائے گا جیسے (۶ اور ۹ میں)، (۱۲ اور ۱۸)

۲- تداخل:

جب دو مختلف اعداد کی نسبت یوں ہو کہ ان کو ۱ کے علاوہ کوئی اور عدد بھی پورا پورا تقسیم کرے البتہ چھوٹا عدد بڑے عدد کے نصف سے زیادہ نہ ہو اور چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے ایک بار یا چند بار نفی کرنے سے کچھ بھی نہ بچے۔ اعداد میں اس قسم کی نسبت کو تداخل کہتے ہیں۔ اور ان اعداد کو عددان متداخلان کہیں گے۔ اس نسبت کو توافق بالمعنی الا عم بھی کہتے ہیں۔ جیسے (۲ اور ۳ کے مابین)، (۳ اور ۶ کے مابین)، (۲ اور ۸ کے مابین)۔

* جب دو عدد آپس میں متوافق ہوں گے تو اب دیکھنا یہ ہوگا کہ تیسرے عدد کا مخرج کیا ہے مثلاً اگر ۲ اور ۶ دیکھیں تو متوافقان ہیں کیونکہ تیسرا عدد جو ان کو برابر تقسیم کرتا ہے اب چونکہ ۲ نصف کا مخرج ہے لہذا انہیں متوافقان فی النصف کہیں گے۔ اسی طرح اگر ۹ اور ۶ کو دیکھا جائے تو یہ بھی متوافقان ہیں کیونکہ ۳ ان کو برابر تقسیم کر رہا ہے جبکہ ۳ مخرج ثلث ہے اب ان کو متوافقان فی الثلث کہیں گے

* اس تیسرے عدد کو عادی کہیں گے

نوٹ:

- ۱۔ میراث کی تقسیم میں کبھی بھی اعشاریہ کو معیار نہیں بنایا جائے گا اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو دیگر طریقوں سے اصل ترکہ کو اس طرح بڑھائیں گے کہ بغیر کسی اعشاریہ کے سب کو پورا پورا تقسیم ہو جائے۔
- ۲۔ نقص ہمیشہ ان ہر لازم آئے گا جنکا حصہ ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل نہ ہو جائے، مثلاً اولاد۔ جبکہ جنکا حصہ ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل ہوتا ہے ان پر نقص وارد نہیں ہوگا مثلاً ابوین اور زوج اور زوجہ۔

مسئلہ :

میت کی اولاد زندہ نہ ہونے کی صورت میں اس کی اولاد کی اولاد میت کے وارث بنیں گے، یعنی میت کے پوتی پوتے نواسی نواسے وغیرہ۔ اور وہ میت کے اصل متقرب کی نسبت سے حصہ لیں گے۔ خود انکا مذکر و مؤنث ہونا معیار نہیں۔ لہذا اگر میت کی بیٹی کا بیٹا یعنی نواسہ ہو تو اپنی ماں کا حصہ ثلث $\frac{1}{3}$ لے گا اسی طرح اگر میت کے بیٹے کی بیٹی یعنی پوتی ہو تو اپنے باپ کا حصہ یعنی ثلثین $\frac{2}{3}$ لے گی۔ البتہ اس میں علما کے اقوال مختلف ہیں ہاں مگر وہ اولاد کی اولاد متعدد ہوں تو آپس میں للذکر مثل حظ الاثین کے تحت تقسیم کریں گے۔

مسئلہ جبوہ:

جباء یا جبوہ لغت میں کسی کو بغیر عوض کے کچھ عطا کرنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح فقہ میں باپ کی موت کے بعد باپ کے اموال میں سے کچھ مخصوص اشیاء کا بڑے بیٹے کو بغیر عوض کے عطا کرنا جبوہ کہلاتا ہے۔ مشہور کی بنا پر جبوہ کے طور پر باپ کے ترکہ میں سے بڑے بیٹے کو چار چیزیں دی جائیں گی۔

۱۔ کپڑے

۲۔ انگوٹھی

۳۔ تلوار

۳۔ مصحف شریف

شہیدین کے مطابق ان اشیاء کا بڑے بیٹے کو دینا واجب ہے اور مجانا یعنی بغیر عوض کے دیں گے۔

مسئلہ طعمہ

اگر ورثاء میں میت کے ابوین بھی ہوں یا ان میں سے ایک ہوں اور میت کے اجداد بھی زندہ ہوں تو اس وقت اصولاً تو اجداد کو کچھ نہیں ملتا لیکن شارع مقدس اس صورت میں میت کے ابوین کے لئے مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ (میت کے اجداد) کو کچھ مال دے دیں۔ جسے طعمہ کہا جاتا ہے۔ مشہور کی نظر میں یہ استحباب اس صورت میں ہوگا جب میت کے ابوین میں سے ہر ایک کو اپنے سدس سے زائد ملا ہو اور وہ زائد بھی اس سدس کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ البتہ زائد اگر سدس سے زیادہ بھی ہو تو خاص مقدار سدس دینا ہی مستحب ہے۔ مثلاً ابوین کو سدس کے طور پر ۵۰۰۰ ملا، اور پھر زائد ۶۰۰۰ ملا، تو پھر ان اجداد کے لئے مقدار سدس ۵۰۰۰ دینا مستحب ہے۔

اجداد و اخوة (طبقہ ثانیہ)

اگر میت کے ورثاء میں ایک جد اور ایک بھائی ہو تو وہ آپس میں تمام ترکہ کو بالنصف تقسیم کریں گے۔ اگر میت کے ورثاء میں باپ کے اجداد بھی ہوں اور ماں کے اجداد بھی تو للذکر مثل حظ المائین کے تحت اجداد اب کو ثلثان اور اجداد ام کو ثلث دیں گے اس کے بعد اجداد اب آپس میں للذکر مثل حظ المائین کے تحت جبکہ اجداد ام آپس میں بالسویہ تقسیم کریں گے۔

مسئلہ: ایک بندہ فوت ہو گیا اس کے ورثاء میں آٹھ افراد موجود ہیں داد، دادی اور پردی بھائی بہن اور نانا، نانی اور مادری بھائی، بہن تو میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟

چونکہ کلالہ ام ایک سے زائد ہیں لہذا مستحق ثلث ہوں گے اور پردری بالقرا بہ حصہ لیں گے لہذا اصل فریضہ ۳ بنے گا اس میں سے ثلث $1/3$ مادیوں کو اور ثلثین $2/3$ پردیوں کو دیں گے۔ مادیوں کو فریضہ ایک ملا ہے سہام ۳ ہیں جبکہ پردیوں کو فریضہ دو ملے ہیں سہام ۶ ہیں چونکہ پردیوں نے للذکر مثل حظ المائینین تقسیم کرنا ہے۔ لہذا ۲ اور ۶ عددان متوافقان بانصف ہیں قاعدہ کے تحت ایک کے کل کو دوسرے کے نصف میں ضرب دیں گے ۶ کو دو سے یا ۳ کو ۳ سے ضرب دینے سے فریضہ ۱۲ بنے گا۔ اس کو اصل فریضہ سے یعنی ۳ سے ضرب دیں گے تو کل ترکہ ۳۶ بنے گا۔ اب اس میں مادیوں کو ثلث یعنی ۱۲ حصے ملیں گے جسے وہ بالسویہ تقسیم کریں گے ہر ایک کو تین تین حصے مل جائیں گے۔ باقی ۲۴ یعنی ثلثین پردیوں کو دیں گے جسے للذکر مثل حظ المائینین کے تحت تقسیم کریں گے لہذا دادا اور پردری بھائی کو ۸، ۸ جبکہ دادی اور پردری بہن کو ۳، ۳ حصے ملیں گے۔

قاعدہ: ۱۵

اجداد چاہے اجداد اعلیٰ (یعنی میت کے باپ کے اجداد) ہی کیوں نہ ہوں وہ میت کے بھائیوں کے ساتھ میراث میں مشارکت رکھتے ہیں اسی طرح میت کے بھائیوں کے بیٹوں کے بیٹے ہی کیوں نہ ہوں وہ اجداد ادنیٰ (خود میت کے اجداد) کے ساتھ میراث میں مشارکت رکھتے ہیں، یہ دونوں فریق کسی بھی رتبے میں ایک دوسرے کے لئے حاجب نہیں بنتے،

قاعدہ: ۱۶

اجداد ادنیٰ (یعنی میت کے اجداد) اجداد اعلیٰ (یعنی میت کے باپ کے اجداد) کے لئے حاجب بنتے ہیں اسی طرح میت کے بھائی چاہے مادری ہی کیوں نہ ہوں بھائیوں کے بیٹوں کے لئے حاجب بنتا ہے۔

مسئلہ اجداد ثمانیہ

ایک بندہ فوت ہو گیا اور اس کے ورثاء میں آٹھ افراد موجود ہیں

چار اجداد اب، (یعنی باپ کے دادا، دادی، نانا، نانی)،

چار اجداد ام (یعنی ماں کے دادا، دادی، نانا، نانی)

لذا کر مثل حظ الاثین کے تحت کل ترکہ تین بنے گا اس میں سے ثلث $2/1$ اجداد ام کو دیں گے، جبکہ ان کے سہام چار ہیں، اور ثلثان $3/2$ اجداد اب کو دیں گے، اجداد اب کے حصے کو پھر 3 حصوں میں تقسیم کریں گے کیونکہ اقرباء اب میں لذا کر مثل حظ الاثین کے تحت تقسیم کرتے ہیں، اس تین میں سے 2 باپ کے دادا، دادی کو اور 1 باپ کے نانا نانی کو دیں گے۔

پھر ہر حصے کو مزید تین حصوں میں تقسیم کریں گے دادا دادی کو جو ثلثین ملے ہیں اس کے تین حصے کر کے 2 دادا کو اور ایک دادی کو۔ اسی طرح نانا نانی کو جو ثلث ملا ہے اس کو تین حصوں میں کر کے 1 نانی کو اور دو نانا کو مل جائے گا۔
مرحلہ ثانیہ میں دادا دادی کے بھی 3 حصے اور نانا نانی کے بھی 3 حصے ہیں تین تین عدد ممتثل ہیں اس میں ایک تین کو لیکر اسے اجداد اب کے جو تین حصے بنائے تھے اس میں ضرب دیں گے تو اجداد اب کے سہام 9 بن جائیں گے۔
ایک حصے کو 3 میں اور 2 حصوں کو 9 میں تقسیم کرنے سے کسر لازم آتی ہے لہذا 91 اور 3 میں نسبت کو دیکھا تو یہ آپس میں تباہین ہیں ایک دوسرے سے ضرب دی تو 36 سہام بنے 36 کو اصل فریضہ (3) سے ضرب دی تو 108 کل ترکہ بن گیا۔ اس میں سے ثلث یعنی 36 اجداد ام کو دیں گے وہ اسے بالسویہ تقسیم کریں گے ہر ایک کو 9 مل جائے گا، اور ثلثین یعنی $2/3$ (42) اجداد اب کو دیں گے جسے وہ 3 حصوں میں تقسیم کریں گے اور ثلثین یعنی 38 دادا دادی کو اور ثلث (23) نانا نانی کو مل جائیں گے۔ ہر ایک کو تین حصوں میں پھر تقسیم کرنے کے بعد مثل حظ الاثین کے تحت تقسیم کریں گے تو دادا کو 32 اور دادی کو 16 جبکہ نانا کو 16 اور نانی کو 8 ملیں گے۔

* یہ مشہور اور شہیدین کے قول کے مطابق ہے، اس بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں

میراث الاعمام و احوال (طبقہ ثالثہ) (۱)

قرآن مجید میں سورہ انفال آیت نمبر ۷۵ میں اولوالارحام کی وراثت کا تذکرہ آیا ہے یہ اعمام و احوال اسی مضمون میں آتے ہیں۔

اعمام یعنی عم (چچا) عمہ (پھوپھی) احوال یعنی خال (ماموں) خالہ (خالہ)۔

اگر ورثا میں اعمام و احوال جمع ہو جائیں تو اعمام تقرب بالمآخ کی وجہ سے وارث بنتے ہیں، اس وجہ سے ثلثان لیں گے اور احوال تقرب بالاخت کی وجہ سے وارث ہونگی اس وجہ سے ثلث لینگے اور اعمام بالتفاوت جبکہ احوال بالسویہ تقسیم کریں گے۔

مسئلہ اعمام و احوال ثمانیہ

قاعدہ: ۱۷

میت کے اپنے اعمام و احوال یا انکی اولاد کے ہوتے ہوئے اس کے والدین اس کے اعمام و احوال کے وارث نہیں بن سکتے۔

فرض مسئلہ:

ایک بندہ فوت ہو گیا اور اس کے ورثاء میں آٹھ افراد موجود ہیں میت کے باپ کے چچا پھوپھی ماموں اور خالہ اور ماں کے چچا پھوپھی ماموں اور خالہ۔ تو کل ترکہ تین بنے گا (لذکر مثل حظ الاثین کے تحت)۔ اور اعمام و احوال ام کو ثلث ۱/۳ جبکہ اعمام و احوال اب کو ثلثان دیا جائے گا۔

(۱)۔ اعمام سے مراد میت کے چچا اور پھوپھی وغیرہ اور احوال سے مراد میت کے ماموں اور خالہ وغیرہ ہیں

اقرباء ام بالسویہ تقسیم کریں گے۔ اعمام و احوال اب کے لئے ثلثان دیں گے، اس کا ثلث خال و خالہ کو دیں گے وہ آپس میں بالسویہ تقسیم کریں گے جبکہ ثلثان باپ کے چچا اور پھوپھی کو دیں گے وہ آپس میں بالتفاوت تقسیم کریں گے۔ یہاں اقرباء ام کے سہام چار ہیں اور ان کو ایک حصہ ملا ہے اصل ترکہ میں سے، اقرباء اب کے سہام ۱۸ ہیں اور ان کو اصل میں سے ۲ حصے ملے ہیں۔ دونوں میں کسر لازم آتی ہے اعمام و احوال اب کے سہام ۱۸ کیسے بنے اس کی وضاحت یہ ہے کہ انکو ثلثان ملے یعنی ۲/۳، اسکو پھرتین حصوں میں تقسیم کیا مرحلہ اولی میں اور ایک ثلث احوال کو جبکہ ثلثین اعمام کو دیئے۔ مرحلہ ثانیہ میں احوال بالسویہ تقسیم کریں گے لہذا ان کے سہام ۲ بنے، جبکہ اعمام بالتفاوت تقسیم کریں گے لہذا ان کے سہام ۳ بنے ۲ چچا کے لئے اور ۱ پھوپھی کے لئے، اجداد ثمانیہ کے برعکس یہاں مرحلہ ثانیہ کے اعداد سہام متماثل نہیں ہیں، بتباینین ہیں، (۳، ۲) لہذا ان کو ضرب دیا، تو ۶ بنا۔ اس کو اوپر مرحلہ اولی کے ۳ سے ضرب دیا تو ۱۸ بنا۔ اور ۳ اعداد متوافقان بالنصف ہیں ایک کے کل کو دوسرے کے نصف میں ضرب دیا تو ۳۶ بنا۔ اس کو اصل فریضہ سے ضرب دیا تو کل ترکہ ۱۰۸ بنا۔ اس میں سے ثلث (۳۶) اقرباء ام کو دیا وہ آپس میں بالسویہ تقسیم کریں گے ہر ایک کو ۹، ۹ ملے گا۔ اور ۲/۳ یعنی ۷۲ اقرباء اب کو ملیں گے۔ اسے پھرتین حصوں میں تقسیم کریں گے اور ۱/۳ یعنی (۲۳) اقربا ام کو ملیں گے، ہر ایک کو ۱۲، ۱۲ ملے گا۔ اور ۲/۳ (۳۸) اعمام و احوال اب کو ملیں گے اور وہ اسے بالتفاوت تقسیم کریں گے۔ یعنی عم کو ۳۲ اور عمہ کو ۱۶ مل جائیں گے۔ لہذا ہر ایک کے حصے (۱۰۸) میں سے کچھ یوں ہوں گے۔

میت کی ماں کے		میت کے باپ کے	
۹	چچا کو	۳۲	چچا کو
۹	پھوپھی کو	۱۶	پھوپھی کو
۹	ماموں کو	۱۲	ماموں کو
۹	خالہ کو	۱۲	خالہ کو
۳۶	کل	۷۲	کل

$$۱۰۸ = ۳۶ + ۷۲$$

کل ترکہ

قاعدہ: ۱۸

اعمام و احوال میں بھی اقرب کے ہوتے ہوئے ابعدا وارث نہیں بن سکتا، لہذا مادری خال کے بھی ہوتے ہوئے ابوینی خال کا بیٹا وارث نہیں بن سکتا مگر ایک صورت ایسی ہے جو اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ اور وہ یہ ہے ابن عم ابوین (ابوینی، سگے چچا کا بیٹا) صرف اعمام للاب (پدری چچا) پر مقدم ہوگا۔

سوال: اگر کوئی میت سے دو اسباب کی بنا پر وارث بن رہا ہو تو کیا وہ دونوں سبب کی بنا پر حصہ لے سکتا ہے؟
جواب: ہاں ایک شخص دو نسبتوں یا سببوں کی بنا پر دونوں لحاظ سے اپنا حصہ لے سکتا ہے مگر اس وقت جب وہ دونوں نسبتیں مرتبے میں مساوی ہوں۔ جیسے ایک شخص میت کا چچا بھی ہو اور ماموں بھی۔ اور اگر وراثت میں سارے طبقے ثالثہ کے ہوں تو وہ دیگر اعمام و احوال کے ساتھ تقسیم میں دونوں نسبتوں سے حصہ لے سکتا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ ایک بندہ زوج بھی ہو اور معتق بھی۔

سوال: ایک ہی بندے کا میت کا چچا بھی اور ماموں بھی ہونا کیسے ممکن ہے؟
جی ہاں! ایسا ممکن ہے جیسے بالفرض سعید مرگیا اور ندیم اس کا وارث ہے ندیم میت کے باپ کا پدری بھائی ہے اور یہ ندیم میت (سعید) کی ماں کا مادری بھائی ہے۔ تو ندیم سعید کے لئے باپ کے لحاظ سے چچا اور ماں کے لحاظ سے ماموں بنے گا۔ یہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ندیم کی ایک مادری بہن اور ایک پدری بھائی ہو، وہ دونوں آپس میں شادی کر لیں اور ایک بیٹا پیدا ہو جائے (سعید) اور جب وہ سعید مر جائے تو وراثت میں صرف طبقہ ثالثہ کے افراد ہوں۔ تو یہاں ندیم میت کا عم بھی ہوگا اور خال بھی۔ اور دونوں لحاظ سے حصہ لے گا۔

میراث ازواج

زوج اور زوجہ ہر طبقے اور وارثوں کے ساتھ ایک دوسرے کا وارث بن سکتے ہیں۔ اگر کوئی موانع ارث نہ ہو۔
زوج اور زوجہ کا ایک دوسرے کے وارث بننے کے لئے صرف عقد کافی ہے اگرچہ دخول نہ بھی ہوا ہو۔ وہ ایک دوسرے کے وارث بن جاتے ہیں۔

اس قاعدے کے کچھ استثنائی صورتیں ہیں (مرض کی بنا پر)

۱. اگر زوج اور زوجہ نے جس وقت عقد نکاح کیا ہو اس وقت زوج مریض تھا اس صورت میں ایک دوسرے کے وارث بننے کے لئے دخول شرط ہے۔

۲. جس وقت عقد پڑھا زوج مریض تھا مگر بعد میں وہ اس مرض سے شفا یاب ہو گیا اس صورت میں اگرچہ زوج یا زوجہ دخول سے پہلے مر جائیں ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں۔

۳. جس وقت عقد پڑھا اس وقت زوجہ مریضہ تھی، تو اس صورت میں اگرچہ دخول نہ بھی کیا ہو ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں۔ (دلیل خارج کی بنا پر)

طلاق رجعی میں دوران عدت اگر زوج یا زوجہ میں سے کوئی ایک مر جائے تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں کیونکہ مطلقہ رجعیہ دوران عدت حکم زوجیت میں ہوتی ہے۔ البتہ طلاق بائن ہو تو وہ ایک دوسرے کے دوران عدت بھی وارث نہیں بن سکتے۔

طلاق بائن میں جس وقت زوج نے زوجہ کو طلاق دی اور وہ مریض تھا اور اسی حالت مرض میں مر جائے، اس صورت میں زوجہ مطلقہ ایک سال تک اس کی وارث بن سکتی ہے، یعنی طلاق دینے کے بالفرض بارہویں مہینے میں زوج اس مرض میں مر جائے تب بھی زوجہ وارث بنے گی۔ لیکن اس صورت میں اگر زوجہ مر جائے تو زوج وارث نہیں بن سکتا۔

مسئلہ:

اگر عورت صاحب اولاد ہو تو مشہور کا نظریہ ہے کہ وہ شوہر کے جمیع ترکہ سے حصہ لے گی، لیکن اگر صاحب اولاد نہ ہو تو زمین سے مطلقاً کچھ نہیں ملے گا، چاہے زمین خالی ہو یا اس پر کچھ بنا ہوا ہو، عینا بھی اور قیمتا بھی۔ لیکن باقی اموال میں سے مثلاً عمارت کی اشیاء، دیواروں میں استعمال شدہ چیزیں وغیرہ ان کی قیمت سے حصہ ملے گا عین سے حصہ نہیں ملے گا۔

الولاء

سبب کی بنا پر جو وارث بنتے ہیں ان کی دوسری قسم ولاء ہے،
ولاء کی تین قسمیں ہیں۔

ولاء عتق

ولاء ضامن جریرہ

ولاء امامت۔

ولاء سے یہاں کتاب میراث میں مراد دو اشخاص کا ایک دوسرے کیساتھ اس طرح کی قربت کا ہونا جو موجب ارث بنے البتہ وہ قربت نسب یا زوجیت کے علاوہ ہو۔

ولاء عتق:

اگر کسی کا آزاد کردہ غلام مر جائے تو وہ معتق تین شرائط کی بنا پر اس کا وارث بن سکتا ہے:

۱. اس نے غلام کو تبرعا آزاد کیا ہو۔

۲. عتق کے وقت اس کے ضمان جریرہ سے برائت نہ کی ہو۔

۳. معتق (غلام آزاد کردہ) کا کوئی نسبی وارث نہ ہو۔

قاعدہ:

اگر غلام کو تبرعا آزاد کیا ہو تو معتق وارث بن سکے گا اگر کسی واجب کی بنا پر مثلاً کفارہ یا نذر کی وجہ سے آزاد کیا ہو اور وہ مر جائے تو اس کا معتق وارث نہیں بنے گا۔ کیونکہ وہ سائبہ ہوگا یعنی اس کا اور مولا کوئی تعلق نہیں۔۔۔

* منکل بہ: جس غلام کی تشکیل کی ہو یعنی مولا نے اس کے اعضاء کاٹے ہوں تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا اور سائبہ کے حکم میں ہوگا یعنی مولا اس کا وارث نہیں بن سکتا۔

ولاء ضامن الجریہ:

یعنی وہ شخص جو کسی کی جنائت کی ضمانت لے اسے ضامن جریہ کہا جاتا ہے۔ اگر کسی میت کا کوئی نسبی وارث نہ ہو اور کوئی معتق بھی نہ ہو، تو وہ ضامن جریہ اس کے وارث ہوں گے۔
اس کا عقیدوں ہوگا، کہ پہلے مضمون (جسکی ضمانت لی گئی ہے) کہے گا

"عاقدتک علی ان تنصرنی و تدفع عنی و تعقل عنی و ترثنی" تو ضامن ہے گا "قبلت"

مضمون ضامن کا وارث نہیں بنے گا ضامن مضمون کا وارث بن سکے گا۔ مضمون کا کوئی وارث نہ ہونا شرط ہے جبکہ ضامن کا کوئی وارث نہ ہونا شرط نہیں ہے۔ اور یہ حکم ضامن سے تجاوز نہیں ہوگا یعنی اسکے وارثین مضمون کے وارث نہیں بن سکتے۔

اگر ضمانت دو طرفہ ہو یعنی ضمانت میں اشتراک ہو تو عقد ضمان کچھ یوں ہوگا کہ ان میں سے ایک کہے گا "ان تنصرنی و انصرک و تعقل عنی و اعقل عنک و ترثنی و ارثک" تو دوسرا کہے گا قبلت تو دونوں ایک دوسرے کے ضامن جریہ بن جائیں گے۔ یہ عقود لازمہ میں سے ہے۔

ولاء امامت:

اگر کسی میت کا کوئی نسبی وارث نہ ہو معتق اور ضامن جریہ بھی نہ ہو تو امام اس کے وارث ہوں گے۔ حضور امام کی صورت میں خود امام اس کا وارث بنے گا بیت المال نہیں۔ اور غیبت امام کے دور میں اس مال کو میت کے شہر کے فقراء و مساکین میں صرف کیا جائے گا۔

التواضع میراث خنثی

خنثی دو طرح کا ہوتا ہے:

۱۔ خنثی معینہ
۲۔ خنثی مشکلہ۔

خنثی معینہ:

خنثی کی یہ قسم جو کسی ایک جنس کی طرف میلان رکھتا ہے یا تو کچھ مرد والے علامت ہیں تو میراث میں اس کو مردوں کے ساتھ ملحق کیا جائے گا اور یا تو کچھ عورتوں والے علامت ہیں تو اس کو عورتوں کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔ مثلاً وہ دونوں کا فرج یعنی فرج الرجال والنساء رکھتا ہے۔ اب اگر بول کرنے میں فرق ہے مثلاً ایک سے پہلے آتا ہے اور ایک سے بعد میں خارج ہوتا ہے تو سبق البول والے فرج کے مطابق اسکو میراث ملے گی اور اگر خروج بول ساتھ ہوتا ہے تو جس فرج سے بعد میں انقطاع ہو اس کے مطابق میراث دی جائی گی۔

خنثی مشکلہ:

وہ خنثی جس کے بارے میں یہ معلوم نہ کیا جاسکے کہ اس کا میلان کس جنس کی طرف ہے۔ مثلاً اس کے دو فرج ہیں فرج الرجال والنساء اور دونوں سے بول کرتا ہے۔ اور بول کا نکلنا اور رکنا بھی دونوں برابر ہیں تو اس کی جنس کی تعیین مشکل ہو جائے گی اب میراث میں اگر وراثہ میں اس طرح کا کوئی خنثی مشکلہ ہو تو مال کیسے تقسیم ہوگا؟ اس کے بارے میں چند اقوال ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس کے سینے کی پسلیاں شمار کی جائیں اگر وہ اٹھارہ ہیں تو مؤنث قرار دیں گے اور اگر سترہ ہیں تو مذکر قرار دیں گے۔

بعض کہتے ہیں کہ اس مشکل کو قرعہ کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ مشہور اور شہیدین کا نظریہ یہ ہے کہ اس کو مذکر و مؤنث دونوں کے حصوں کا نصف دیا جائے گا۔ یعنی ایک بار اس کو مرد فرض کیا جائے گا اور ایک بار عورت فرض کیا جائے گا اور پھر دونوں نصیبوں کو جمع کر کر کے اس کا نصف خنثی مشکلہ کو دیا جائے گا۔

مسائل:

مسئلہ ۱-

جس خنثی کا مذکر و مؤنث میں سے کسی ایک کی طرح کا بھی فرج نہ ہو تو اس قسم کے خنثی کو مشہور کی بنا پر قرعہ کے ذریعے حصہ دیا جائے گا اگر قرعہ میں مذکر نکلے تو مذکر والا اور اگر مؤنث نکلے تو مؤنث والا۔

مسئلہ ۲-

اگر اس طرح کا کوئی انسان ہے کہ ایک کمر سے نیچے ایک ہے لیکن کمر سے نیچے دو انسان ہیں اس طرح کہ اس کے دو بدن اور ۲ سر ہیں ت وان کو حسب انتباہ ارث دیا جائے گا یعنی اگر وہ سویا ہو اور ایک کو جگانے سے دوسرا بھی جاگ جائے تو ایک آدمی شمار ہوگا لیکن اگر ایک کو جگانے سے دوسرا نہ جاگے تو ۲ آدمی شمار ہوں گے۔

مسئلہ ۳-

جو بچہ پیٹ میں ہو وہ اس صورت میں وارث بنے گا جب زندہ پیدا ہو جائے اور زندہ رہے یا پیدا ہونے کے بعد زندوں کی طرح کچھ حرکت کرنے کے بعد مر جائے تب بھی وارث بنے گا۔ البتہ معمولی حرکت معیار نہیں اور زندہ ہونے کی علامت کے لئے رونا بھی شرط نہیں۔

مسئلہ ۳:

اگر بیٹ میں موجود بچہ کسی کی جنایت کی وجہ سے سقط ہو جائے تو جنایت کرنے والے پر اسکی دیت واجب ہو جائے گی اور اسکے وارث اس کے والدین ہوں گے۔ اگر والدین نہ ہوں تو متقرب بالاب چاہے نسبتاً ہو یا سبباً اسکے وارث ہوں گے۔ اس اختصاص سے سمجھا جا سکتا ہے کہ متقرب بالام اس کے وارث نہیں بن سکتے۔

مسئلہ ۵:

اگر باپ نے کسی بچے کی نفی کی ہو اور اسکے بعد حاکم کے پاس میاں بیوی لعان کریں تو اس بچے کو ولد الملائعہ کہا جاتا ہے۔ اب اگر ولد الملائعہ مر جائے تو لعان کی وجہ سے اس کا باپ اس کا وارث نہیں بن سکے گا۔ صرف ماں وارث بنے گی۔ ہاں اسی طرح خود ولد الملائعہ کا کوئی بیٹا ہو یا زوجہ ہو تو وہ بھی اس کے وارث بن سکتے ہیں اگر اس کے ورثاء میں ماں ولد اور زوجہ نہ ہوں تو اسکے اقرباء ام وارث بنیں گے، اور مال کو بالسویہ تقسیم کریں۔

مسئلہ ۶:

اگر ایک بچہ دونوں طرف سے ولد الزنا ہو اور وہ مر جائے تو اسکے ماں باپ دونوں اس کے وارث نہیں بن سکتے نہ انکے متقرب بن سکتے ہیں کیونکہ شرعاً یہ ان سے منتفی ہے۔ لہذا نہ یہ بچہ ان والدین (غیر شرعی) کا وارث بن سکتا ہے تو وہ اس کے وارث بنیں گے۔ (ہاں اگر زنا صرف ایک طرف سے ہو تو اسکے اور اسکے اقرباء کی نسبت وراثت منتفی ہو جائے گی دوسری طرف کو وراثت ملے گی)۔ لہذا اگر ولد الزنا مر جائے تو اگر اسکا بیٹا اور زوجہ ہوں تو وہ وارث بنیں گے لیکن اس کا کوئی بیٹا اور زوجہ نہ ہو تو ضامن جریرہ، اگر وہ بھی نہ ہو تو امام وارث بنیں گے۔

مسئلہ ۷:

اگر کسی کا بیٹا کسی حاکم کے خلاف آواز اٹھائے اور اس کا باپ حاکم کے پاس جا کر اس بیٹے کے نسب سے برائت کا اظہار کرے تو اس بیٹے کی تبری کہتے ہیں اور اس عمل کو تبری من النسب کہتے ہیں۔ یہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ باپ حاکم کے پاس جائے اور کہے کہ میں اس بیٹے کے نسب سے برائت کا اظہار کرتا ہوں اور اسکی میراث اور ضمان جریرہ سے برائت کا اظہار کرتا ہوں۔ اب احکام میراث میں قول اشہر اور شہیدین کے مطابق اس طرح کے تبری معتبر نہیں، یعنی باپ کا حاکم کے پاس جا کر تبری کرنا ایک دوسرے کی میراث کے حوالے سے کوئی اثر مترتب نہیں کرتا۔ عموم قرآن کی بنا پر۔

اس مسئلہ میں شیخ طوسی اور ابن براج کا ایک قول شاذ ہے کہ تبری من النسب سے اقرباء ام میراث پائیں گے اقرباء اب نہیں لے سکتے۔

مخارج الفروض

فریضے کل ۶ ہیں لیکن مخارج پانچ ہیں۔ مخارج "مخرج" ان فروض کے مطابق عدد۔ مخارج فروض پانچ اس لئے ہیں کہ ثلث اور ثلثان دونوں کا مخارج ایک ہی ہے۔ "۳" پس مخارج النصف "۲"، مخارج الثلث اور ثلثان "۳"، مخارج الربع "۴"، مخارج السدس "۶"، اور مخارج الثمن "۸"۔

ایضاح ذلک: یعنی مستحق نصف چاہتا ہے کہ کل ترکہ ۲ بنایا جائے تاکہ وہ اس میں سے نصف $1/2$ لے سکے۔ اسی طرح مستحق ربع چاہتا ہے کہ کل ترکہ چار بنایا جائے تاکہ وہ ایک چوتھائی حصہ $1/4$ لے سکے، مستحق ثمن کا تقاضا یہ ہے کہ کل ترکہ آٹھ بنایا جائے تاکہ وہ اس میں سے آٹھواں $1/8$ حصہ لے سکے، مستحق ثلث یا ثلثان کا تقاضا ہے کہ کل ترکہ تین بنایا جائے تاکہ وہ مستحق ثلث اس میں سے تیسرا $1/3$ جبکہ مستحق ثلثین اس میں سے ثلثین $2/3$ لے سکے مستحق سدس چاہتا ہے کہ کل ترکہ ۶ بنایا جائے تاکہ وہ چھٹا حصہ $1/6$ لے سکے

اب اگر فریضہ میں کم از کم دو مستحق ایسے جمع ہو جائیں جن کا حصہ ایک دوسرے سے مختلف ہو تو اس کی مختلف صورتیں بنتی ہیں جو کہ ۳۶ تک پہنچ جاتی ہیں

قاعدہ:

اگر وراثہ میں کوئی بھی صاحب فرض نہ ہو تو مال کی تقسیم میں ترکہ افراد کے حساب سے بنائیں گے (اگر سارے مذکر ہوں) مثلاً چار بیٹے ہوں تو مال کو چار حصوں میں تقسیم کریں گے اور ان کو بالسویہ دیں گے۔ لیکن اگر مذکر و مؤنث دونوں ہوں تو للذکر مثل حظ الانثیین کے تحت تقسیم ہوں گے۔ مثلاً ۵ بیٹے، ۳ بیٹیاں ہوں تو کل ترکہ ۱۳ بنے گا، چونکہ ہر بیٹی کو ایک اور بیٹے کو دو دینا ہے۔

قاعدہ:

اگر فریضہ سہام سے کوئی ہو (اور یہ زوج یا زوجہ کے وراثہ میں موجود ہونے کے ہمراہ ہوتا ہے) تو نقص لازم آئے گا، نقص بیٹی یا بیٹیوں پر آئے گا، اگر یہ نہ ہوں تو پدری بہنوں پر نقص لازم آئے گا سب پر نقص وارد نہیں ہوتا۔

ولحمدلله رب العالمین

فہرست

۳	آیات میراث
۷	میراث کی تعریف
۷	لغوی تعریف
۷	اصطلاحی تعریف
۷	اول -
۷	دوم -
۸	موجبات (اسباب) ارث
۸	قواعد میراث
۸	قاعدہ ۱:
۸	ولاء کی تین قسمیں ہیں
۹	موانع ارث
۹	قاعدہ ۲:
۹	قاعدہ ۳:
۱۰	قاعدہ ۴:
۱۰	قاعدہ ۵:
۱۱	سہام اور اہل سہام
۱۱	۱- مستحق نصف چار افراد ہیں:
۱۲	۲- مستحق ربع دو افراد ہیں:
۱۲	۳- مستحق ثمن ایک ہی فرد ہے۔

- ۳- مستحق ثلثان تین افراد ہیں: ۱۲
- ۵- مستحق ثلث دو افراد ہیں: ۱۲
- ۶- مستحق سدس تین افراد ہیں: ۱۳
- قاعدہ ۶: ۱۳
- اہم نکتہ: ۱۳
- آٹھ ممتنع صورتیں ۱۳
- صحیح صورتیں ۱۵
- قاعدہ ۷: ۱۶
- قاعدہ ۸: ۱۶
- قاعدہ ۹: ۱۶
- قاعدہ ۱۰: ۱۶
- قاعدہ ۱۱: ۱۶
- مسئلہ تعصیب - (مشہور اختلافی مسئلہ) ۱۴
- قاعدہ ۱۲: ۱۴
- مسئلہ عول (اختلافی مسئلہ) ۱۸
- قاعدہ ۱۳: ۱۸
- قاعدہ ۱۳: ۱۸
- مثال ۱۹
- اعداد کی قسمیں ۲۰
- ۱- تباین ۲۰

٢٠	٢- تماثل:
٢٠	٣- توافق:
٢٠	نوٹ:
٢١	٣- تداخل:
٢١	نوٹ:
٢٢	مسئلہ:
٢٢	مسئلہ جوہ:
٢٣	مسئلہ طعمہ:
٢٣	اجداد و اخوة (طبقہ ثانیہ):
٢٣	قاعدہ: ١٥
٢٣	قاعدہ: ١٦
٢٥	مسئلہ اجداد ثمانیہ:
٢٦	میراث الاعمام و احوال (طبقہ ثالثہ) (١):
٢٦	مسئلہ اعمام و احوال ثمانیہ:
٢٦	قاعدہ: ١٤
٢٦	فرض مسئلہ:
٢٩	قاعدہ: ١٨
٣٠	میراث ازواج:
٣١	مسئلہ:
٣٢	الولاء:

٣٢	 ولاء عتق:
٣٢	 قاعده:
٣٣	 ولاء ضامن الجريه:
٣٣	 ولاء امامت:
٣٣	 التوابع:
٣٣	 ميراث خنثى:
٣٣	 خنثى معينه:
٣٣	 خنثى مشكله:
٣٥	 مسائل:
٣٥	 مسئله ١ -
٣٥	 مسئله ٢ -
٣٥	 مسئله ٣ -
٣٦	 مسئله ٤:
٣٦	 مسئله ٥:
٣٦	 مسئله ٦:
٣٤	 مسئله ٧:
٣٤	 مخارج الفروض:
٣٨	 قاعده:
٣٨	 قاعده:
٣٩	 فهرست